اختیاراتِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"اجتماعِ میلاد"

(بارھویں شب) کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

اِختیاراتِ مصطفٰی

"اجتماعِ مِیلاد" (بارھویں شب) کا بیان

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستَّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتے

1...جمع الجوامع، ۱۹۹/۷، حدیث: ۲۲۳۵۵

www.dawateislami.net

ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً (2) یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1437 سن ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جود و کرم، دافعِ رَنج واَلم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بےشک سَروَرِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ ولادت، **شبِ قدر سے بھی افضل** ہے، کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیلَۃُ القَدر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف وعزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزول کی بناء پر مشرَّف ہے۔

(مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ ص100)

جب کائنات میں کُفروشرک اور وَحشت وبَربَریّت کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ 12 رَبیعُ الاوّل کو مکّہ مکرّمہ میں حضرتِ سیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکانِ رَحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا کہ جس نے

www.dawateislami.net

سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی انسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہ نُبُوَّت، مَخزنِ جُودو سخاوت، پیکرِ عَظَمت و شرافت، مُحسنِ انسانیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام عالَمین کیلئے رَحمت بن کر مادرِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

12 ربیعُ الاوّل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر وظُلمت کے بادَل چھٹ گئے، شاہِ ایران "کِسریٰ" کے مَحَل پر زلزلہ آیا، چودہ کُنگرے گِر گئے۔ ایران کا جو آتَش کَدہ ایک ہزار سال سے شُعلہ زَن تھا وہ بُجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجد آ گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا مبارک ذِکر کرکے اپنے دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھرنے کی کوشش کریں گے۔ آج کے بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے، ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا کیا اِختیارات عطا فرمائے، حکومتِ مصطفیٰ کیسی شان والی ہے، توجہ کے ساتھ سُنیں گے، سمجھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس نورانی رات کی خوب خوب برکتیں ور حمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہوسکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مصطفیٰ** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا محمد کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد . . . مرحبا مُختار کی آمد . . . مرحبا مُختار کی آمد . . . مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِخْتیاراتِ مُصْطَفٰے

دو عالَم کے مالک و مُختار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ اِکھٹّے ہو کر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عَرض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن پکڑو، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیل ہیں تو وہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کَلِیم ہیں تو وہ حضرت سَیِّدُنا مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں لیکن تم حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں جاؤ کہ وہ روحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں، تو لوگ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا، کہ میں ہی تو شفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبّ سے اِجازت طَلَب کروں گا، تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے قلب میں ایسی حمدیں ڈالے گا کہ جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں۔ میں اُن حمدوں سے حمد کروں گا اور رَبّ تعالٰی کے حُضُور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ یا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ تو فرمایا جائے گا: جایئے اور اپنی

www.dawateislami.net

اُمَّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے کہ جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور اُنہی حَمْدوں سے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی حَمْد کروں گا، پھر دوبارہ رَبّ تعالٰی کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔ کہا جائے گا: جایئے اور اپنی اُمَّت کے ہر اُس شخص کو نکال لایئے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا تو رَبّ تعالٰی کی اُنہی حَمْدوں سے ثنا کروں گا، پھر اُس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھایئے، کہئے سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کمتر ایمان ہو، اُسے بھی آگ سے نکال لیجئے، چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحْمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود رَبّ تعالٰی کی حَمْد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ سکھائیں، ہماری حَمْد حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سکھانے سے ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حَمْد رَبّ تعالٰی کے سکھانے سے اور رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کی جیسی حَمْد، حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حَمْد نہ کی۔ اسی لئے آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام اَحمد

---

1 ... بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب یوم القیمۃ... الخ، ۴/۵۷۷، حدیث: ۷۵۱۰

www.dawateislami.net

ہے (یعنی بہت زیادہ حَمْد و تعریف بیان کرنے والا۔ مزید فرماتے ہیں کہ) اُس سجدہ میں حضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کی بے مثال حَمْد کریں گے اور مقامِ محمود پر رَبّ تعالٰی، حضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایسی حَمْد کرے گا جو کوئی نہ کر سکا ہو گا، اِس لئے حضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حَمْد و تعریف بیان کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگاروں کو نکالنے کیلئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتہ لگا کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم گنہگاروں کی خاطر اَدْنیٰ (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا مَجْلِسِ ذِکْر میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ رَبُّ الْعزت عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے آقا و مولیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر اِخْتیارات سے نوازا ہے کہ مَحْشَر کے دن جب کہ سُورج سوا مِیْل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دِیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی نیز گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر بے چین ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں مُسَلْسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت کا اِخْتیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کر کے اُنہیں جہنّم سے چھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت

1... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۴۱۷ تا ۴۱۹ ملتقطاً

www.dawateislami.net

فرمائیں گے۔

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا
کیا بغیر کیا بے کیا، کیا ہو گا

خُدا کا لُطف ہوا ہوگا دَستگیر ضرور
جو گِرتے گِرتے تِرا نام لے لیا ہو گا

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیر غم ان کو پُکارتا ہو گا

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ
نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا

کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی
مقدس آنکھوں سے تار اَشک کا بندھا ہوگا

ہزار جان فِدا نرم نرم پاؤں سے
پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا

عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا

خدائی بھر اِنہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی
زمانہ بھر اِنہیں قدموں پہ لوٹتا ہوگا

میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِسترا ہو گا

سرکار کی آمد... مرحبا دِلدار کی آمد... مرحبا اَولیٰ کی آمد... مرحبا اعلیٰ کی آمد... مرحبا والا کی آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا، یٰسین کی آمد... مرحبا، طٰہٰ کی آمد... مرحبا مُزّمّل کی آمد ... مرحبا مُدثّر کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں، کوئی چیز بھی اُس کے قبضہ واِختیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل وکرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام واولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کو بھی مختلف اِختیارات وکمالات سے نوازا ہے۔ اِس بات کو یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِختیارات عطا کئے گئے ہیں۔ بِلاشُبہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قابلِ اِحْتِرام اور مُقدَّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لہٰذا اُن کو عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِختیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہوتے ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ اَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو مرتبہ و مقام حاصل ہے، وہ کسی مُسلمان سے ڈھکا چُھپا نہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات، دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِختیارات سے زائد و نُمایاں ہیں۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل　　اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار　　تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جِسے　　ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جِسے　　ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے　　اَندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی جابجا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! اِختیاراتِ مُصطفٰی پر مشتمل چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں چُنانچہ،

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 65 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا　ترجَمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے رَبّ کی قسم وہ

www.dawateislami.net

شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۶۵﴾ (پ۵، النسآء: ۶۵)

مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ لَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوۡنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ (پ۱۰، التوبة: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ ٭ وَ مَا نَہٰىکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَہُوۡا ۚ (پ۲۸، الحشر: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّ لَا مُؤۡمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ مِنۡ اَمۡرِہِمۡ ؕ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو اُنہیں اپنے معاملہ کا کچھ اِختیار رہے۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری ہر مُعاملے میں واجب ہے اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مُختار نہیں۔[1]

1 . . . خزائنُ العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۶ بتغیر

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے کیسے اِختیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاکم و مُختار بنا کر مُسلمانوں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کو لازِم قرار دے دِیا۔ یوں ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس بات کا بھی اِخْتیار دے دِیا کہ جسے چاہیں، جو چاہیں حکم فرمادیں اور جس چیز سے چاہیں، جب چاہیں، منع فرمادیں چُنانچہ

صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمْجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نائبِ مُطْلَق ہیں، تمام جہان، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تحتِ تَصرُّف (یعنی اِخْتِیار میں) کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کے سِوا کسی کے مَحکُوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مِٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمان و زمین کی سَلْطنتیں) حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زیرِ فرمان، جنّت و نار کی کُنْجیاں دستِ اَقْدَس میں دے دی گئیں، رِزْق و خیر اور ہر قِسم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کے دربار سے تقْسِیْم ہوتی ہیں، دُنیا و آخرت، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی عطا کا ایک حِصَّہ ہے۔ شریعت کے اَحْکام حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں مُعاف فرمادیں۔ (1)

1... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۷۹ تا ۸۵ بتغیر

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دِی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مُختار بنایا

(ذوقِ نعت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اِس ضمن میں اِختیاراتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند واقعات سُنتے ہیں:

فرضیّتِ حج میں اِختیارِ مُصْطَفٰے

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطبہ میں حج کی فَرْضِیَّت کا اِعْلان کرتے ہوئے فرمایا: **اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا** یعنی اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر حج کو فرض فرما دِیا ہے، لہٰذا حج کیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت سَیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ 3 مرتبہ اُنہوں نے یہی سوال کِیا، مگر ہر مرتبہ رسولوں کے سالار، نبیِ مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاموشی ہی اِخْتیار فرمائی پھر ارشاد فرمایا: **لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ** اگر میں نے "ہاں" کہہ دِیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔[1]

یاد رہے کہ! حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہر

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص ۶۹۸، حدیث: ۱۳۳۷

www.dawateislami.net

سال حج فرض ہونے کے بارے میں سُوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے، جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفلی ہوگا۔(1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حُضورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت، اِخْتیارات اور فکرِ اُمَّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِخْتیار ہونے کے باوُجود اُمَّت کو مشقّت سے بچانے کے لئے "ہاں" فرما کر ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِخْتیار کا واضح طور پر اِظہار فرمادِیا کہ اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے کہ یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے مواقع پر سرکارِ نامدار، اُمَّت کے غمخوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہم گُناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ آئیے! اِس ضمن میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُود مُختاری اور اُمَّت کے حق میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خیر خواہی کے بارے میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور جُھومئے:

1. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْهِمُ الْوُضُوْءَ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا، جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کیا ہے۔(2)
2. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخَّر کرنے کا ضرور حکم دیتا۔(3)
3. وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر بوڑھوں کی کمزوری اور

---

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیة الحج فی العمر مرة واحدة، ۱۱/۲، حدیث: ۳۲۱۰

2 ... مسند احمد، مسند الفضل بن عباس، ۴۵۹/۱، حدیث: ۱۸۳۵

3 ... ترمذی، کتاب الصلوة، باب ماجاء فی تاخیر صلوة العشاء الاخرة، ۲۱۴/۱، حدیث: ۱۶۷

www.dawateislami.net

مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخَّر کر دیتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کے وقت میں تبدیلی فرمادیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح وضو میں مِسواک کو فرض فرمادیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔[2] مگر اُمَّت کی آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

اِذنِ خدا سے ہو تم مُختارِ ہر دوعالَم
دونوں جہاں تمہاری خیرات کھا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص297)

یاد رہے کہ! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مَروِی ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہُ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ یعنی نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب بھی دولت خانے میں تشریف لاتے، سب سے پہلے مِسواک ہی کِیا کرتے تھے۔[3] اور رات یا دن میں جب بھی آرام فرماتے تو جاگ کر وضو سے پہلے مِسواک شریف کِیا کرتے تھے۔[4] لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ مِسواک شریف کی سُنّت پر بھی عمل کیا کریں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّت کا ثواب تو ملے

1…ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الاخرۃ، ۱/۱۸۵، حدیث: ۴۲۲

2…مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۰ ماخوذا

3…مسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ص ۱۵۲، حدیث: ۲۵۳

4…ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل، ۱/۵۴، حدیث: ۵۷

www.dawateislami.net

گا ہی ساتھ ہی ساتھ مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا بھی حاصل ہو گی جیسا کہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ یعنی مِسواک مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا ذریعہ ہے۔ (1)

احکامِ شرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق
پیکر خُلوص کا بنا یا ربِّ مُصطفٰی

(وسائلِ بخشش، ص131)

آقا کی آمد... مرحبا سیِّد کی آمد... مرحبا جیِّد کی آمد... مرحبا طاہِر کی آمد... مرحبا حاضِر کی آمد... مرحبا ناظِر کی آمد... مرحبا ناصِر کی آمد... مرحبا ظاہِر کی آمد... مرحبا باطن کی آمد... مرحبا حامی کی آمد... مرحبا آقائے عطار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد ... مرحبا مُختار کی آمد ...مرحبا مُختار کی آمد ...مرحبا

مرحبایا مصطفٰی مرحبایا مصطفٰی مرحبایا مصطفٰی مرحبایا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَرَم شریف کی گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا

فتحِ مکہ کے موقع پر سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَرَمِ مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمَت بیان کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گُزارِش پر اپنے خاص اِخْتیارات کا اِسْتعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم شریف

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب السواک الرطب والیابس للصائم، ۱/۶۳۷، حدیث: تحت الباب

www.dawateislami.net

سے اِذ خِر نامی گھاس کاٹنے کو حلال وجائز قرار دیا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکّے شریف کو حَرَم بنایا ہے، لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَمِ مکّہ میں حرام وممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرتِ سَیِّدُنا عباس بن عبدُ المُطّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا یعنی ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے اِذ خِر گھاس کو جائز فرمادیجئے! (یہ ہمارے بہت کام آتی ہے) چُنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی اِذ خِر گھاس کی تمہیں اِجازت ہے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ذرا غور کیجئے کہ حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانی واضح طور پر سُن لینے کے باوجود حضرت سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے جلیلُ القدر صحابی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِذ خِر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کررہے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بَشَر نہ سمجھتے تھے، بلکہ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام و حلال کے اَحکامات میں تبدیلی کا مکمل اِختیار دیا ہے اور پھر خُود نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذ خِر گھاس کو حلال وجائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق لگادی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصْطَفٰی کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا احکامات کے بارے میں ہیں، جن میں حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِختیارات سے

---

1 . . . بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ . . . الخ، /، حدیث:

www.dawateislami.net

بلا اِمتیاز اپنی اُمَّت کے تمام افراد کیلئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتِیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو فرض و واجب ہو کہ اگر کوئی ترک کر دے تو گُناہ گار ہو گا، مگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے خصوصی اِخْتِیارات سے اِمتیازی طور پر ایک یا چند ایک افراد کو اُس فرض و واجب کے ترک کرنے کی اِجازت عطا فرمادی، یونہی کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو حرام و ناجائز ہو کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو، مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی خاص فرد یا مخصوص افراد کے لئے اُس حرام و ناجائز چیز کو حلال و جائز فرمادِیا۔ آیئے! اس ضمن میں بھی اِخْتِیاراتِ مُصْطَفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں:

نمازوں کی مُعافی میں اِخْتِیارِ نبوی

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ (5) نمازیں پڑھنا فرض ہے، اس کی فرضِیَّت کا اِنکار کُفْر ہے اور جان بُوجھ کر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہِ کبیرہ کا مُرتکب اور جہنم کی آگ کا حقدار ہے، جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ یعنی دن رات میں پانچ (5) نمازیں (فرض) ہیں۔[1] مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، نبیِ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتِیارات پر کہ ساری اُمَّت پر پانچ (5) نمازیں فرض ہونے کے باوجود ایک صاحب کی گُزارِش قبول کرتے ہوئے اُنہیں تین (3) فرض نمازیں چھوڑنے کی اِجازت عطا فرمادی جیسا کہ

مروِی ہے کہ ایک صاحب نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِس شرط پر اسلام قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوئے کہ میں دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالیا۔[2] یاد رہے کہ ترکِ نماز کی یہ اجازت صرف اُنہی صاحب کیلئے خاص

1...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات الخ، ص ۲۴، حدیث: ۱۱

2...مسند احمد، مسند البصریین، ۷/۲۸۳، حدیث: ۲۰۳۰۹

www.dawateislami.net

تھی کسی اَور کیلئے ایک نماز بھی بلاعذرِ شرعی ترک کرنا جائز نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سارے مسلمانوں پر 5 نمازیں فرض ہیں، مگر پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن صاحب کو اپنے اِخْتیار سے 3 نمازیں نہ پڑھنے کی اِجازت عطا فرمادی۔ یوُنہی روزے کے کَفّارے کا بھی ایک واقعہ ہے، وہ بھی سماعت فرمالیجئے، مگر اُس سے پہلے یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ روزہ توڑنے کے بارے میں عام حکم یہ ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کسی عاقِل بالغ مُقیم (یعنی غیرِ مُسافِر) نے اَدائے روزۂ رَمضان کی نیّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کِیا یا کَروایا، یا کوئی بھی چیز لَذّت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضاء اور کَفّارہ دونوں لازِم ہیں۔[1] (قضا تو یہ ہے کہ وہ روزہ علاوہ رمضان کسی اَور دن دوبارہ رکھے اور) کَفّارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رَقَبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کرسکے تو پے درپے (یعنی مسلسل) ساٹھ (60) روزے رکھے، یہ بھی نہ کرسکے تو ساٹھ (60) مساکین کو پیٹ بھر، دونوں وقت کھانا کھلائے۔[2] روزہ توڑنے والے ہر مسلمان کیلئے یہی حکمِ شَرعی ہے مگر شارِعِ اسلام، شاہِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عظیمُ الشّان اِخْتیارات سے اپنے ایک صحابی کے لئے انتہائی خوبصورت انداز میں یہ کَفّارہ معاف فرمادِیا چُنانچہ،

سزا کو انعام میں بدل دِیا

حضرت سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقْدَس میں حاضر ہوکر عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دِیا؟ عرض کی: میں رَمَضان میں اپنی عورت سے صُحبت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا لگاتار دو (2) مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔

1... فیضانِ سنت بحوالہ رَدُّالْمُحتَار ج ۳ ص ۳۸۸

2... بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/ ۹۹۴ ملتقطاً

www.dawateislami.net

فرمایا: کیا ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ اتنے میں خدمتِ اَقدس میں کھجور لائے گئے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (اُس شخص سے) فرمایا: اِنہیں خَیرات کر دو۔ عرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر خَیرات کروں؟ حالانکہ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ یعنی رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ بات سُن کر ہنسے، یہاں تک کہ دندانِ مُبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جاؤ یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلا دو (سمجھو کہ تمہارا کَفّارہ ادا ہو گیا)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوٰی رَضَوِیّہ میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گُناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہو گا (کہ روزہ توڑنے پر سَوا دو مَن خُرمے، بارگاہِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہو گیا۔ وَاللّٰہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنْعام سے بدل دے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کر دیتی ہے جب تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گُناہگاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ﴾ (پ۵، النساء: ۶۴) گُناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[2]

اپنے خَطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرود

1... مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع... الخ، ص ۵۶۰، حدیث: ۱۱۱۱

2... فتاوٰی رضویہ، ۵۳۱/۳۰ ملخصاً وملتقطاً

www.dawateislami.net

آقا کی آمد۔۔۔مرحبا مُصطفٰی کی آمد۔۔۔مرحبا مُجتبیٰ کی آمد۔۔۔مرحبا طٰہٰ کی آمد۔۔۔مرحبا، اعلیٰ کی آمد۔۔۔مرحبا بالا کی آمد۔۔۔مرحبا، مختار کی آمد مرحبا مختار کی آمد مرحبا مختار کی آمد مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گواہی کے مُعاملے میں اِختیارِ مُصطفٰی

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باہمی لَین دَین کے مُعاملات میں دو(2) مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْۚ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور دو گواہ کرلو اپنے مَردوں میں سے۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں تنہا مرد کی گواہی شَرعاً قبول نہیں، یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہے جو تمام مُسلمانوں کیلئے ہے، مگر حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت سَیِّدُنا خُزَیْمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِس حکمِ عام سے بَری اور آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی تنہا گواہی کو دو مَردوں کی گواہی کے برابر کردِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی خُزَیْمَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کسی کے حق میں گواہی دیں یا کسی کے خلاف گواہی دیں، اِن کی تنِ تنہا گواہی کافی ہے۔[1] (یعنی اِن کے گواہی دے دینے کے بعد گواہی کا نِصاب پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِدّت کے حکم میں اِختیارِ نبوی

---

1 ۔۔۔سنن الکبری، کتاب الشھادات، باب الامر بالاشھاد، ۱۰/ ۲۴۶، حدیث: ۲۰۵۱۶

www.dawateislami.net

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حامِلہ نہ ہو تو اُس کی عدّت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں چار (4) ماہ دس (10) دن بیان فرمائی ہے، جیسا کہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ (پ ۲، البقرۃ: ۲۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیّد مُفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حامِلہ کی عدّت تو وَضْعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدَّت ختم ہو جائے گی) جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے، یہاں غیرِ حامِلہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے، اُس کی عدّت چار (4) ماہ دس (10) روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مَسْکَن (یعنی شوہر کا گھر) چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے، نہ جدید نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر غیرِ حامِلہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے، تو اُس کی عِدّت چار (4) ماہ دس (10) دن ہے۔ آیئے اب اِس مُعاملے میں بھی سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِخْتِیار مُلاحظہ کیجئے کہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حق میں چار (4) ماہ دس (10) دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین (3) دن تک سوگ مَنانے کا حکم ارشاد فرمایا چُنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب (میرے شوہرِ اوّل) حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر طَیّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہوئے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے

www.dawateislami.net

فرمایا: تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اِصْنَعِیْ مَا شِئْتِ یعنی 3 دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ (1)

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نبیِ کریم رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِخْتیارات کے ضِمن میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو اِس حکمِ عام سے اِسْتِثْنا (یعنی آزاد) فرمادِیا کہ عورت کو شوہر پر چار (4) مہینے دس(10) دن سوگ واجب ہے۔ (2)

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں
اِنہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک
اِنہیں کے قبضے میں ربّ کے خزانے آئے ہیں
سُنو گے لا نہ زبانِ کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نا قابلِ قُربانی جانور کے بارے میں اِخْتیارِ مُصْطَفٰی

حضرت سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بُردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تو نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اِس کے بدلے دوسری قُربانی کرو (کہ وہ قُربانی نہ ہوئی) تو انہوں نے عَرْض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اب تو میرے پاس چھ(6) مہینے کا بکری کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ نبیِ

1...سنن الکبری، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

2...فتاویٰ رضویہ، ۵۲۹/۳۰

www.dawateislami.net

پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ یعنی اُس کی جگہ اِسے ذبح کر دو، مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لئے ایسا کرنا ہرگز کافی نہ ہو گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ شہر میں قُربانی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازِ عید اَدا ہونے کے بعد ہی قُربانی کرے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے کہ شہر میں قُربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے، لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قُربانی نہیں ہو سکتی۔[2] مگر چونکہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کر لی تھی، اسی لئے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں دوسرے جانور کی قُربانی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اُن کے پاس چونکہ اب صرف چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہی رہ گیا تھا، حالانکہ قُربانی کے لئے بکرے، بکری کا ایک سال کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قُربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے، اُونٹ پانچ (5) سال کا، بکری ایک سال کی، اِس سے عُمر کم ہو تو قُربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے، ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ (6) ماہ کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔[3] چونکہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس صرف بکری کا چھ (6) ماہ کا بچہ ہی تھا، جس کی قُربانی نہیں ہو سکتی تھی، مگر جب انہوں نے اپنی اِس پریشانی کا تذکرہ حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اُنہی کو چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنے کی اِجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے بعد آئندہ کسی کے لئے چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنا کافی نہ ہو گا۔

---

1 . . . مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتھا، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۱۹۶۱

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۳۷

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۰ ملتقطاً

www.dawateislami.net

دوجہاں کے تاجدار، اَھلاً وَّسَھلاً مرحبا
سرورِ با اِختیار اَھلاً وَّسَھلاً مرحبا
مالک و مُختارِ ما اَھلاً وَّسَھلاً مرحبا
حامیِ ہر بے نوا اَھلاً وَّسَھلاً مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک شَخْص ، سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرْض کی: میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لانا چاہتا ہوں، مگر میں شراب نوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ کا عادی ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اِن چیزوں کو حرام کہتے ہیں، میں (ایک دَم ہی) اِن تمام گُناہوں کو تو نہیں چھوڑ سکتا، البتّہ اگر آپ اِس بات پر راضی ہوجائیں کہ میں اِن میں سے صرف کسی ایک بُرائی کو تَرْک کر دوں، تو میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لانے کو تیّار ہوں۔ سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑدو۔ اُس نے اِس بات کو قَبول کرلیا اور مُسلمان ہو گیا، جب وہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس سے گیا تو اُس کو شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا کہ اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعلِّق پوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دِیا تو عہد شِکَنی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مجھ پر حد (یعنی شرعی سزا) قائم کردیں گے، لہٰذا اُس نے شراب کو تَرک کر دِیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مَیسّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی تَرک کر دِیا اِسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرْض کرنے لگا: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے بہت اچھا کِیا کہ مجھے جھوٹ

www.dawateislami.net

بولنے سے روک دِیا اور اِس نے مجھ پر تمام گُناہوں کی دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد وہ شخص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخْتیاراتِ مُصطفٰی کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام واقعات سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسا عظیمُ الشّان مقام عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحْکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن اَحکامات کے مکمل اِخْتیارات، نبیوں کے تاجْوَر، اَفْضَلُ الْبَشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَونپ دیئے جیسا کہ مُحقِّق عَلَی الْاِطْلَاق حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُختار مذہب یہی ہے کہ اَحکام، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز۔ مزید فرماتے ہیں کہ) حَق تعالٰی نے شریعت مُقرّر کر کے ساری کی ساری، اپنے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی واضافہ فرمائیں)[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین وایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتیارات پر بھی ایمان لائیں نیز اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہر گز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کِیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جس چیز کو قرآنِ کریم میں حرام بیان کِیا گیا، صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین واحادیث بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ کریم ہی کی طرح دلیل و حُجّت ہیں جیسا کہ خود نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِخْتیارات پر اعتراضات کرنے والے

1…تفسیر کبیر، پ ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۶/ ۱۶۷-۱۶۸

2…مدارج النبوۃ، ۲/ ۱۸۳

www.dawateislami.net

بد نصیبوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد (لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہوئے) یہ کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب قرآن موجود ہے، ہمیں اِس میں جو چیز حلال ملے گی، صرف اُسی کو حلال اور اس میں چیز حرام ملے گی، صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔(پھر فرمایا) اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ خبردار! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول حرام کر دے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔(1)

آج از پئے وِلادت جی ہاں مِلے گی جنّت
مُختارِ خُلد و کوثر تشریف لا رہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! کہ اللہ تبارَکَ وتعالیٰ نے دُنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبر بھیجے اور اُنہیں طرح طرح کے معجزات اور بے مِثال اِختیارات سے مُشرّف فرمایا مثلاً حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُردے زندہ کرنے، کوڑھ اور بَرَص کی بیماری دُور کرنے کے اِختیارات و معجزات عطا فرمائے، حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جِنّوں اور ہواؤں پر حکومت کرنے اور تین (3) مِیْل سے چیونٹی کی آواز سننے وغیرہ جیسے اِختیارات عطا فرمائے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شاہِ بنی آدم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجا تو چونکہ آپ اوّلین و آخرین کے سردار بنائے گئے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پچھلے انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بڑھ کر فضائل و کمالات و اِختیارات کا مالک بنایا، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاند سُورج پر بھی اِختیار عطا فرمایا۔ چُنانچہ،

---

1 ۔۔۔ ابنِ ماجه، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول الله ۔۔۔ الخ، ۱/ ۱۶، حديث: ۱۲

www.dawateislami.net

نُور کا کِھلونا

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے "نُور کا کِھلونا" کے صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں کہ

حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نُبوّت کی نشانیوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (بچپن میں) گہوارے (یعنی جُھولے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے اُس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِشارہ فرماتے، چاند اُس جانب جُھک جاتا۔ حُضُور پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو اُس وقت میں اُس کی تَسْبِیح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔

چاند جُھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نُور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا نور دِن دُونا تِرا دے ڈال صدقہ نور کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ڈُوبا سورج پلٹ آیا

خیبر کے قریب مقامِ صہبا میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ عصر پڑھ کر حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گود میں اپنا سرِ اَقْدَس رکھ کر سو گئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل

ہونے لگی۔ حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرِ اَقْدَس کو اپنی آغوش میں لئے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ عصر قضا ہو گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دُعا فرمائی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے، لہٰذا تُو سُورج کو واپس لوٹا دے تاکہ علی نمازِ عصر اَدا کر لیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈُوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دُھوپ پھیل گئی۔ [1]

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکان تمہارے لئے چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
اِشارے سے چاند چِیر دِیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”سیرتِ مصطفٰی“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور اِختیارات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”سیرتِ مُصْطَفٰی“ کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اِعلانِ نُبوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتیارات، خاندانی حالات اور غزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات، نباتات، حیوانات اور جنّات وغیرہ سے مُتَعلِّق معجزات کو بھی نہایت عُمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی

1 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص ۲۲۷ ملخصًا

www.dawateislami.net

پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدْرَسۃُالمدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں بتائی جاتی اور بکثرت سنّتیں سیکھی اور سِکھائی جاتی ہیں، لہٰذا ہم بھی نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، علمِ دین میں اضافہ کرنے اور عشقِ رسول بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ آن لائن بھی ہے۔ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء میں مجلس مدْرَسۃُ المدینہ آن لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اِس شعبے کے تحت انٹرنیٹ کے ذریعے کئی ممالک کے مُسلمانوں کو نہ صرف دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنِ پاک کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے بلکہ بُنیادی اسلامی تعلیمات مثلاً وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں، جبکہ باقاعدہ آن لائن درسِ نظامی کروانا بھی ہدف میں شامل ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اِس شعبے کی **تفصیلی معلومات اور داخِلہ فارم** (Admission Form) بھی موجود ہے، لہٰذا مدْرَسۃُ المدینہ آن لائن میں داخلے کے خواہشمند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی اِس ویب سائٹ کا ضرور وِزٹ (Visit) فرمائیں، مگر یاد رہے کہ فِی الْحال مدرسۃُ المدینہ آن لائن کی سہولت صرف بیرونِ ملک مُقیم اسلامی بھائیوں کے لئے ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات واِختیارات کے بارے میں سُنا کہ

- ❖ روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعتِ کُبریٰ کا اِختیار عطا فرمائے گا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہر اُس اُمَّتی کو جہنّم سے نکال لائیں گے کہ جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو گا۔ یاد رہے! یہ تو قیامت کے دِن کا اِختیار ہے، دُنیا میں بھی لوگوں کے ذاتی مُعاملات اور حلال و حرام کے شرعی اَحکامات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کامل اِختیارات عطا فرما کر قرآنِ کریم میں ارشاد فرمادِیا گیا کہ جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں، وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، معلوم ہوا کہ حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نائبِ مُطْلَق ہیں۔
- ❖ تمام جہان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیار میں کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں حکم دیں، یہی وجہ ہے کہ حَرَمِ مکّہ میں درخت و گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے باوُجود لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے اِذخِر گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا۔
- ❖ سب کے لئے 5 وقت کی نماز فرض ہونے کے باوُجود ایک شخص پر اُس کی عرض قبول کرتے ہوئے 3 نمازیں معاف فرمادِیں۔
- ❖ حج کا حکم بیان کرنے کے بعد جب ہر سال حج کے فرض ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموشی اِختیار فرما کر زندگی بھر میں ایک ہی بار حج کو فرض رکھا اور فرمادِیا کہ اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں ہر سال فرض ہے تو، ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔
- ❖ اُمّت کی دُشواری کا خیال فرماتے ہوئے مِسواک کو صِرف سُنّت ہی رکھا، وُضو میں واجِب

www.dawateislami.net

قرار نہ دِیا۔

- ❖ نمازِ عشاء کے وقت میں بھی اُمّت کی آسانی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، آدھی رات یا تہائی رات میں نمازِ عشاء پڑھنا واجب نہ فرمایا۔
- ❖ ایسی غیرِ حامِلہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے، اُسے بحکمِ قرآنی چار (4) ماہ دس (10) دن عِدّت میں رہنا واجب ہے، مگر حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے حق میں حُضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس طویل عِدّت کو تین (3) دن سے تبدیل فرمادِیا۔
- ❖ ایک سال سے کم عُمر کی بکری کی قُربانی جائز نہیں، مگر حضرتِ سَیِّدُنا بُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کی اِجازت عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ تمہارے بعد کسی کے لئے ایسا کرنا جائز نہ ہو گا۔

بہر حال اِختیاراتِ مُصْطَفٰے سے مُتَعَلّق اِس طرح کے بہت سے واقعات ہیں، جن سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت اور محبت و عقیدت دلوں میں مزید پُختہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہماری طرح **مَعَاذَ اللہ** کوئی عام بَشَر نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ساری کائنات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سب سے بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنائے اور عاشقانِ رسول کی صحبت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفی کی کچھ حَسین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دوشنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے داداجان حرم شریف میں آ گئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اس اِستفسار فرمایا "بیبیو تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجہ ٔ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، دوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، "میں عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماوٰی محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تا بہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں

آئی نِدا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب
کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے فرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے
زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں

www.dawateislami.net

آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عزوجل) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفٰی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہوگئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو

تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے

اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے

ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر

مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضاء کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ السَّلَام کی آمد کی خوشی میں جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا نصب کیا۔

رُوح الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا

تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال مدنی پرچم اُٹھائے جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 12 ربیع الاول یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی یعنی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دیوان ذوقِ نعت میں فرماتے ہیں۔

www.dawateislami.net

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمہ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قرباں
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
تمام ہو گئی میلادِ انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ
خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دِل کیے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حسنؔ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
میرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے بارہ بارہ ہفتہ وار اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت ، بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک

www.dawateislami.net

شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے ، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے، فرض علوم سیکھنے، روز فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”**101 مدنی پھول**“ سے ناخن کاٹنے

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستحَب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ [1] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے۔ [2] ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ [3] ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ [4] ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ [5] ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس (40) دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لئے کہ چالیس (40) دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 574 تا 685 کا مطالعہ کیجئے)

1...دُرِّمُختار، ۹/۲۶۸

2...دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار، ۹/۲۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۲۲۵، ۲۲۶

3...دُرِّمُختار، ۹/۲۷۰، اِحیاءُالعُلوم، ۱/۱۹۳

4...دُرِّمُختار، ۹/۲۷۰، اِحیاءُالعُلوم، ۱/۱۹۳)

5...عالَمگیری، ۵/۳۵۸

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفْحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

www.dawateislami.net